علم منطق تمام علوم کی کسوٹی ہے

تمرین المنطق

مؤلف

مفتی محمد حسام الدین قاسمی

خادم تدریس مدرسہ خیر المدارس حیدرآباد دکن

نام کتاب : تمرین المنطق

مؤلف : (مفتی) محمد حسام الدین قاسمی 9490689790

تعداد :

کتابت : مفتی محمد مزمل احمد قاسمی

تزئین : مفتی شاہ ولی اللہ خان قاسمی

صفحات :

قیمت :

ملنے کے پتے

O یاسین بکڈپو، چارمینار، حیدرآباد، تلنگانہ 9819462241

O ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، حیدرآباد (اے۔ پی)

040-24523011

O دکن ٹریڈرس، چارمینار، حیدرآباد

فہرست مضامین

تقریظ

پیش لفظ

تصورات

سبق ①

علم اور اُس کی قسمیں

علم: کسی چیز کی صورت کا ذہن میں آنا۔ جیسے کسی نے بولا زید اور ذہن میں اُس کی صورت آ گئی تو یہ زید کا علم ہے۔

علم کی دو قسمیں ہیں: تصور اور تصدیق۔

تصدیق: وہ علم کہلاتا ہے جس میں یقین کے ساتھ ایک چیز کو دوسری چیز کے لئے ثابت کیا گیا ہو، جیسے سیب میٹھا ہے، یا ایک چیز کی دوسری چیز سے نفی کی گئی ہو۔ جیسے سیب میٹھا نہیں ہے۔

تصور: وہ علم کہلاتا ہے جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کے لیے نہ ثابت کیا گیا ہو، اور نہ ایک چیز کی دوسری چیز سے نفی کی گئی ہو۔ جیسے صرف سیب کا علم، یا میٹھے سیب کا علم۔ ①

---

① تصور کی کئی صورتیں ہیں: (۱) ایک ہی چیز کا علم ہو۔ جیسے: صرف زید کا علم۔ (۲) دو تین چیزوں کا علم ہو مگر اُن میں نسبت نہ ہو۔ جیسے: زید، عمر، بکر وغیرہ کا علم۔ (۳) نسبت ہو مگر تامّہ نہ ہو۔ جیسے: زید کا غلام، اچھی ٹوپی۔ (۴) نسبتِ تامّہ ہو مگر خبریہ نہ ہو بلکہ انشائیہ ہو۔ جیسے: پانی لائیے۔ (۵) نسبتِ تامّہ خبریہ ہو مگر یقین نہ ہو، شک کی صورت ہو۔ جیسے: آیا ہوگا۔ یہ سب تصور ہیں۔ الحاصل تصدیق نام ہے نسبتِ تامّہ خبریہ کے یقین کا اور اُس کے علاوہ تمام صورتیں تصور ہیں۔

سبق ۲

تصور اور تصدیق کی قسمیں (۱)

تصور اور تصدیق کی دو دو قسمیں ہیں:

تصوّرِ بَدِیہی: ایسی چیز کا جاننا ہے جس کی تعریف بتانے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے آگ اور پانی۔

تصورِ نَظَری: ایسی چیز کا جاننا ہے جس کی تعریف بتانے کی ضرورت ہو۔ جیسے اسم، فعل، حرف۔

تصدیق بَدِیہی: وہ تصدیق ہے جس کے لئے دلیل بنانے کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے دو چار کا آدھا ہے۔

تصدیقِ نَظَری: وہ تصدیق ہے جس کے لئے دلیل بنانے کی ضرورت ہو۔ جیسے رب العالمین ایک ذاتِ پاک ہے۔ (۲)

(۱) یہاں دو باتیں ذہن میں رکھ لیں: (۱) لوگوں کے اعتبار سے بدیہی اور نظری میں اختلاف ہوسکتا ہے یعنی ایسا ہوسکتا ہے کہ ایک چیز ایک شخص کے لیے بدیہی ہو اور وہی چیز دوسرے کے لیے نظری ہو۔ جیسے: دین سے واقف شخص کے لیے فرشتہ کا، جنت جہنم وغیرہ کا تصور بدیہی ہے جب کہ دوسروں کے لیے نظری ہے۔ (۲) نظری چیزیں اور باتیں ایک عرصہ کی مزاولت (مشق) کے بعد جب وہ فطری علوم کی طرح ہوجائیں، بدیہی ہوجاتی ہیں۔ جیسے: ہر پیشہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے لیے اُس پیشہ سے متعلق بہت سی باتیں کثرت مزاولت سے بدیہی ہوجاتی ہیں، جب کہ وہی چیزیں دوسروں کے لیے نظری ہوتی ہیں۔

(۲) رب العالمین دنیا کا بنانے والا، اس کو پالنے والا، اس میں تصرف کرنے والا۔ اس کی دلیل یوں بنے گی کہ اگر چند رب العالمین ہوتے تو اختلاف رائے کی وجہ سے عالم برباد ہوجاتا (صغری) حالانکہ عالم برباد نہیں ہوا بلکہ موجود ہے (کبری) پس معلوم ہوا کہ اس کا رب ایک ہی ہے (نتیجہ)۔

سبق ③

تعریف اور دلیل

تعریف اور معرِّف: ایسے حاصل شدہ تصورات کے مجموعہ کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ کسی انجانی چیز کا علم ہو جیسے شوربا اور روٹی کے ٹکڑے، دونوں کا مجموعہ تعریف اور مُعَرِّف ہے ثَرید کا؛ کیوں کہ اِن کے ذریعہ ثرید کا علم ہوا ہے۔ ①

دلیل و حُجّت: ایسے حاصل شُدہ تصدیقات کے مجموعہ کو کہتے ہیں جن کے ذریعے کسی بات کا یقین حاصل ہو۔ ②

① مثلاً ایک شخص نہیں جانتا کہ بلی کیا چیز ہے تو تم نے اس کو بتایا کہ ایک جانور ہے جو میاؤں میاؤں کی آواز کرتا ہے گھروں میں آتا جاتا ہے چوہے پکڑتا ہے، یہ تمام الفاظ جو بلی کی تعارف اور اس کے سمجھانے کے لئے ذکر کئے گئے مُعَرِّف یا تعریف کہلاتے ہیں، اسی طرح اسم فعل، حرف، ان کی تعریف کرنے کے وقت ایسے الفاظ لاؤ گے جن سے مخاطب واقف ہو تعریف یا معرف ہے، اسی طرح انسان کو کوئی نہ جانتا ہو تو اس کے لئے انسان کی تعریف کریں گے کہ وہ ایک جاندار چیز ہے جو عقل وشعور رکھتی ہے، اسی طرح مینڈک اس کا معرف یا تعریف، ٹرٹر کرنے والا جانور، غرضیکہ کسی نامعلوم چیز کی ایسے لفظوں سے تشریح کرنا یا تعارف کرانا جن کو تمہارا مخاطب سمجھے تعریف یا معرف ہے۔

② مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ میں زید کے اعراب کا تمہیں علم نہیں کہ مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور لیکن تم فاعل اور فاعل کے مرفوع ہونے کا مطلب جانتے ہو تو تم سے کہیں گے زید فاعل ہے اور ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے لہذا زید بھی مرفوع ہوگا تو دیکھو دو تصدیق (زید فاعل ہے اور ہر فاعل مرفوع ہوتا ہے) سے تیسری تصدیق کا علم ہو گیا کہ زید کو مرفوع پڑھیں گے۔ ایسے ہی انسان کے جاندار ہونے کا تمہیں علم ہوا اور یہ بھی جانتے ہو کہ کوئی حیوان اور جاندار چیز ایسی نہیں جو جسم والی نہ ہو تو تیسری بات خود معلوم ہو جائے گی کہ انسان بھی جسم رکھتا ہے کیونکہ وہ حیوانوں میں سے ایک حیوان ہے اور ہر حیوان کا جسم ہوا ہی کرتا ہے، تو یہ دو تصدیقیں اور دو جانی ہوئی باتیں جن سے تم کو تیسری تصدیق یا تیسری بات کا علم ہوا ہے دلیل و حجت کہتے ہیں۔

سبق ④

مبادیات منطق

نظروفکر: جانی ہوئی چیزوں کے ذریعہ انجانی چیز کے معلوم کرنے کو نظر وفکر کہتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص مثلاً ثرید کو نہیں جانتا تو آپ نے اُس کو یہ بتایا کہ گوشت کے شوربے میں روٹی کے ٹکڑے بھگو دیے جائیں اِس کو ثرید کہتے ہیں۔

تو دیکھیے سامنے والے شخص کو جانی ہوئی دو چیزوں ''شوربا اور روٹی'' کے مجموعہ سے نامعلوم چیز ''ثرید'' کا علم ہوگیا، اِس طرح جاننے کو نظر وفکر کہتے ہیں۔

ترتیب: معلوم تصورات اور تصدیقات کو صحیح ڈھنگ سے مرتب کرنا۔ ①

منطق: وہ علم ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی تعریف یا دلیل بنانے میں غلطی سے حفاظت ہو جائے۔

منطق کا موضوع: وہ معلوماتِ تصوریہ اور معلوماتِ تصدیقیہ جن کے ذریعہ مجہولاتِ تصوریہ اور مجہولاتِ تصدیقیہ کو حاصل کیا جائے۔ ②

منطق کی غرض: معلومات کو ترتیب دینے میں غلطی سے محفوظ رہنا۔ ③

۞ جب تمہیں یہ معلوم ہوگیا کہ معلومات سے مجہولات کو حاصل کیا جاتا ہے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس حاصل کرنے میں غلطی ہو جاتی ہے کیونکہ جب ہم کسی چیز کو حاصل کرتے ہیں تو ہمیں دو کام کرنے پڑتے ہیں (۱) ایسی چیزوں کو چھانٹنا جن سے وہ چیز تیار ہو سکے جس کو تیار کرنا چاہتے ہیں (۲) ان چھانٹی ہوئی اور منتخب کردہ چیزوں کو ایسی ترتیب سے سیٹ کرنا اور جوڑنا کہ جس سے یہ شی وہ فائدہ دے سکے جو ہمیں درکار ہے، مثلاً اگر ہمیں گھڑی تیار کرنی ہے اور کہیں کسی جگہ پر مختلف پرزے پڑے ہوئے ہیں کہ کچھ ان میں ریڈیو کے ہیں اور کچھ گھڑی کے تو ہمیں اولاً تو ان ملے جلے گھڑی، ریڈیو کے پرزوں میں سے فقط گھڑی والے پرزے الگ کرنے ہونگے، اس کا نام انتخاب اور چھانٹنا ہے اور دوسرے نمبر پر ان چھانٹے ہوئے پرزوں کو ایسی سیٹنگ اور ترکیب دینی ہے جس سے یہ پرزے ٹائم بتانے کے قابل ہو جائیں اور اس ترکیب وسیٹنگ کا نام ترتیب ہے۔اب سنو اکہ یہی انتخاب و ترتیب منطقیوں کے یہاں فکر ونظر کہلاتے ہیں۔

کبھی اس فکر ونظر میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اس کو مثالوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

بچپن میں ایک لطیفہ سنا تھا کہ ایک دیہاتی پہلی مرتبہ سفر کی غرض سے ریلوے اسٹیشن گیا اور وہاں جا کر دہلی کا ٹکٹ لے لیا ٹکٹ بیچنے والے سے پوچھا کہ ریل کیسی ہے؟ اس نے بتایا کہ کالا رنگ ہے، دھواں نکلتا ہے وہ دیہاتی ٹکٹ لے کر پلیٹ فارم جاتا ہے، وہاں ایک لمبا چوڑا سیاہ رنگ کا آدمی کالے کپڑے پہنے ہوئے ٹہل رہا تھا اور سگریٹ پی رہا تھا اُس دیہاتی نے ٹکٹ ہاتھ میں پکڑا اور بھاگ کر اس پر سوار ہو گیا، وہ سیاہ فام آدمی اس اچانک حملے سے گھبرا گیا اور کہنے لگا: یہ کیا؟ اس نے کہا: دہلی جانا ہے اور دہلی کا ٹکٹ اس کو دکھایا وہ کہنے لگا میں کیا کروں؟ دیہاتی نے کہا بھائی میں نے کرایہ دیا ہے اور افسر نے بتایا کہ گاڑی کا رنگ کالا ہے اور دھواں نکلتا ہے، اس جگہ تیرے سوا اور ایسا کون ہے؟ تو اس جگہ غلطی کا ایک سبب یہ ہے کہ تعریف ناقص تھی۔

دلیل میں غلطی کی مثال: یہ کہ طلبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ترکیب میں کہتے ہیں اسم مجرور ہے کیونکہ اس کے آخر میں کسرہ ہے یا اس لیے کہ یہ مضاف ہے یا یہ کہ لفظ اللہ مجرور ہے کیونکہ موصوف ہے۔

طلبہ ان دلیلوں میں غلطی کرتے ہیں جس کی تفصیل تصدیقات کی بحث میں ہوگی۔اس غلطی کی وضاحت

کے لیے ہم ان کو مخاطب کر کے کہیں گے کہ سنو تمہارے کہنے کے مطابق لفظ اسم مجرور ہے کیونکہ اس کے آخر میں کسرہ ہے(اور ہر وہ اسم جس کے آخر میں کسرہ ہو وہ مجرور ہوتا ہے) بین القوسین والی عبارت سن کر طلبہ اپنی غلطی تسلیم کرلیں گے کیونکہ مسلمات حالت نصب میں بھی مکسور الاخیر ہے۔ نیز طلبہ کے کہنے کے مطابق لفظ اسم مجرور ہے کیونکہ مضاف ہے(اور ہر مضاف مجرور ہوتا ہے) بین القوسین والی عبارت سن کر طلبہ شور کریں گے نہیں نہیں نہیں۔ اس کا صحیح جواب یہ ہوگا۔ لفظ اسم مجرور ہے کیونکہ حرف جر کے بعد ہے اور جو اسم بھی حرف جر کے بعد ہو وہ مجرور ہوتا ہے لہذا لفظ اسم مجرور ہے۔ لفظ اللہ اس جملہ میں مجرور ہے کیونکہ مضاف الیہ ہے اور ہر مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔

شاگرد: استاذ جی ہم نے تو لفظ اسم کو مضاف اور لفظ اللہ کو موصوف ہی پڑھا ہے مضاف الیہ تو مل کر بنتا ہے۔

استاذ: وہ ترکیب اجمالی یا مختصر ہے اور یہ ترکیب تفصیلی ہے اس کے اندر اسم کو مجرور بحرف الجر اور لفظ اللہ کو مضاف الیہ نہ کہیں گے تو جواب درست نہ آئے گا۔ جیسا کہ تم نے ملاحظہ فرمایا۔

پس منطق وہ علم ہے جس سے کسی شے کی تعریف، اور دلیل بنانے میں۔ خطا ہونے سے حفاظت ہو اور غرض اس علم کی فکر اور غور، کا صحیح ہوتا ہوا۔

② **موضوع کسی فن** کا وہ چیز ہوتی ہے جس میں اس سے بحث ہو، مثلاً علم تجوید ہے کہ اس میں الفاظ قرآن کے بارے میں جانا جاتا اور بحث کی جاتی ہے کہ کس کو پر اور کس کو باریک پڑھا جائے گا کہاں مد اور کھینچنا ہوگا کہاں نہیں لہذا علم تجوید کا موضوع وہ الفاظ قرآن ہوئے، اسی طرح علم منطق کا موضوع یعنی جس سے بحث کی جائے وہ ہماری معلومات ہی ہیں خواہ وہ تصوریہ ہوں یا تصدیقیہ کیونکہ ان میں ہی بحث اور کھود کرید کر کے ہمیں ایسی معلومات نکالنی ہونگی جن سے مجہول حاصل ہو۔

③ **منطق کی غرض** جب منطق کی تعریف جان گئے تو غرض خود بخود معلوم ہوگئی کہ منطق کے پڑھنے یا سیکھنے کی غرض نظر و فکر میں ہونے والی غلطی سے بچنا ہے، یاد رکھو کہ ہر فن کی غرض اس کی تعریف سے نکل سکتی ہے مثلاً علم نحو کی تعریف کہ وہ علم جس سے عربی پڑھنے لکھنے میں اعرابی غلطی سے بچ سکے، ہمیں علم نحو کی فرض اس سے معلوم ہو رہی ہے کہ علم نحو کا مقصد زیر زبر پیش کی غلطیوں اور صحیح عربی بولنے لکھنے پڑھنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

منطق کی تدوین: منطق ایسا علم ہے جو ہمیں صحیح سوچنا سکھاتا ہے۔سب سے پہلے یہ یونان میں شروع ہوا جہاں اَرسطو (متوفی ۳۲۲ قم) نے اس کے اصول بنائے۔پھر مسلمانوں نے منطق کو سیکھا اور اس میں اور ترقی کی۔امام غزالی (متوفی ۵۰۵ھ) فارابی (متوفی ۳۳۹ھ) اور ابن سینا (متوفی ۴۲۸ھ) جیسے علماء نے اُسے آسان بنایا۔آج بھی منطق ہمیں بات چیت اور مسائل کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

منطق کی وجہ تسمیہ: منطق کے معنی ہیں بولنے اور سمجھنے کا آلہ، چوں کہ اِس علم کے ذریعے کسی بات کو سمجھنے یا بیان کرنے میں مدد ملتی ہے، اِس لیے اِس علم کو علم منطق کہتے ہیں۔

فن منطق: وہ علم ہے جس کے ذریعہ ہم صحیح سوچنے، ترتیب سے بات کرنے اور درست وغلط میں فرق کرنے کا ہنر سیکھتے ہیں۔یہ علم نہ صرف علمی میدان میں فائدہ مند ہے بلکہ روزمرہ زندگی میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

(۱) **صحیح اور غلط استدلال میں فرق:** منطق ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ کونسی بات دلیل کے لحاظ سے درست ہے اور کونسی غلط۔مثال: کوئی کہے: ”بارش ہو رہی ہے اس لئے آج تمہارے نمبر اچھے آئیں گے“ یہ دلیل غلط ہے؛ کیونکہ بارش اور امتحانی نتیجہ میں کوئی عقلی تعلق نہیں۔

(۲) **جذباتی جملوں کے فریب سے بچاؤ:** بعض اوقات لوگ دل کو لگنے والی باتیں کہہ کر دوسروں کو قائل کرتے ہیں، مگر وہ عقلی طور پر غلط ہوتی ہیں۔مثال: اگر تم نے میرے خلاف بات کی تو تم میرے دشمن ہو۔یہ ایک جذباتی فریب ہے دلیل نہیں۔

(۳) **گفتگو میں ترتیب اور وضاحت:** منطق ذہن کو ترتیب سے سوچنے کا عادی بناتی ہے جس سے بات چیت صاف واضح اور مؤثر ہوتی ہے۔مثال:- ایک شخص یوں کہے: ”میں بازار نہیں گیا کیونکہ بارش ہو رہی تھی اور میری چھتری خراب تھی“ یہ ایک ترتیب وار گفتگو ہے۔

(۴) **جھوٹے دلائل کو پہچاننے کی صلاحیت:** لوگ اکثر غلط دلائل دیتے ہیں جو بظاہر درست لگتی ہیں، منطق اُن کی حقیقت واضح کرتی ہے۔مثال: ”سب لوگ یہ موبائل خرید رہے ہیں اس لئے یہ بہترین ہے“ یہ دلیلی درست نہیں ہے؛ کیونکہ اکثریت ہمیشہ دلیلِ صحت نہیں ہوتی۔

(۵) **دینی وعلمی دلائل کو سمجھنے اور بیان کرنے کی صلاحیت:** منطق دینی عقائد، فقہی مسائل اور عقلی باتوں کو درست ترتیب سے سمجھنے اور بیان کرنے کا ہنر دیتی ہے۔مثال: توحید پر دلیل: اگر دو خدا ہوتے اور ایک دن کا نظام چلاتا اور دوسرا رات کا تو کائنات میں ٹکراؤ ہوتا، جبکہ نظم کا ہونا واحد نظام کی دلیل ہے۔

تمرینات

سبق (۱) نیچے دی گئی مثالوں میں غور کر کے بتائیے کہ تصور کون ہے اور تصدیق کون ہے۔

① قلم ② قلم، کاپی ③ ساجد کی تپائی ④ آسان منطق ⑤ سبق سنائیے ⑥ کھانا پکا ہوگا ⑦ اللہ ایک ہے ⑧ کتب خانہ کھلا ہوگا ⑨ قرآن کریم سچی کتاب ہے ⑩ محنتی طلبہ ⑪ کاپی ⑫ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ⑬ طلبہ پڑھ رہے ہوں گے ⑭ شور مت کیجئے ⑮ دروازہ کھلا ہوگا ⑯ دروازہ، پنکھا، کھڑکی ⑰ شاہد کا قلم تراش ⑱ قیامت برحق ہے۔

سبق (۲) نیچے دی گئی مثالوں کے بارے میں لکھئے کو کون تصور بدیہی ہے اور کون تصور نظری ہے، کون تصدیق بدیہی ہے اور کون تصدیق نظری ہے۔

① آگ ② کل جز سے بڑا ہوتا ہے ③ اسم ④ پانی ⑤ اندھا کسی کی رہبری نہیں کرسکتا ⑥ فعل ⑦ کوثر جنت کی نہر ہے ⑧ حرف ⑨ رب العالمین ایک ذات پاک ہے ⑩ سیب۔

سبق (۳) نیچے دیے گئے الفاظ میں بتائیے کہ کون کس کا معرف ہے۔

① چائے ② ثرید ③ اسم ④ انسان ⑤ گھوڑا ⑥ روٹی کے ٹکڑے جو گوشت کے

شور ہے میں بھگو دے جائیں ⑦ حیوان ناطق ⑧ شکر پتی، دودھ ⑨ حیوان صابل

⑩ ایسا کلمہ جس کے معنی کامل ہوں اور اس میں زمانہ نہ ہو۔

سبق (۳) نیچے دی گئ دو باتوں کے سامنے مناسب نتائج کو لکھیے۔

	پہلی بات	دوسری بات	نتیجہ
۱	خدا کا ہر منکر کافر ہے	اور ہر کافر دوزخی ہے	ہر مومن جنتی ہے
۲	ہر طالب علم محنتی ہے	ہر محنتی کامیاب ہے	ہر طالب علم کامیاب ہے
۳	ہر مومن اللہ کا پیارا ہے	اور اللہ کا پیارا جنتی ہے	ہر مرض قابل اصلاح ہے
۴	ہر مرض عرض ہے	ہر عرض قابل علاج ہے	ہر منکر دوزخی ہے

سبق ⑤

دلالت اور وضع

دلالت : کسی چیز کا خود بخود یا قدرتی طور پر یا کسی کے مُقَرَّر کرنے سے اِس طرح ہونا کہ اُس کے جاننے سے دوسری نامعلوم چیز کا علم حاصل ہو جائے، جیسے لفظِ قلم سن کر لکھنے کا آلہ سمجھ میں آجاتا ہے، اور دُھواں دیکھ کر آگ کا علم ہوتا ہے، یہ دلالت ہے۔

جس چیز سے علم ہو اُس کو دال، اور جس چیز کا علم ہو اُس کو مدلول، اور اِن دونوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو دلالت کہتے ہیں۔ جیسے دُھواں دیکھنے سے ہمیں آگ کا علم ہوا تو دھواں "دال"، آگ "مدلول" اور دھوئیں کا اِس طور پر ہونا کہ اُس سے آگ کا علم ہو جائے "دلالت" کہلاتا ہے۔

وضع : ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ اس طرح خاص کرنا کہ جب وہ بولی جائے یا معلوم ہو جائے تو دوسری چیز بھی اُس سے سمجھ میں آجائے۔ پہلی کو "موضوع"، دوسری کو "موضوع لہ" اور دونوں کے درمیان پائی جانے والی نسبت کو "وضع" کہتے ہیں۔ جیسے لفظِ قلم لکھنے کے آلہ کے لیے وضع کیا گیا ہے، تو قلم موضوع، لکھنے کا آلہ موضوع لہ اور یہ خاص کرنا وضع ہے۔

سبق ⑥

دلالت کی قسمیں

دلالت کی دو قسمیں ہیں: دلالتِ لفظیہ اور دلالتِ غیر لفظیہ۔

① **دلالتِ لفظیہ:** وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو۔ جیسے لفظِ زید کی دلالت اُس کی ذات پر۔

② **دلالتِ غیر لفظیہ:** وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ نہ ہو۔ جیسے دھویں کی دلالت آگ پر۔

پھر دلالت لفظیہ کی تین قسمیں ہیں: وضعیہ، طبیعیہ، عقلیہ۔

دال لفظ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو تو **دلالتِ لفظیہ وضعیہ ہے**۔ جیسے لفظ زید کی دلالت اُس کی ذات پر۔

دال لفظ ہو اور دلالت طبیعت کی وجہ سے ہو تو **دلالتِ لفظیہ طبعیہ ہے**۔ جیسے آہ آہ کی دلالت کسی تکلیف پر۔

دال لفظ ہو اور دلالت عقل کی وجہ سے ہو تو **دلالتِ لفظیہ عقلیہ ہے**۔ جسے دیوار کے پیچھے سے سنے ہوئے لفظ زید کی دلالت کسی بولنے والے پر۔ ①

---

① کیوں کہ لفظ اپنے معنیٰ کو بتانے کے لیے وضع کیا گیا ہے، بولنے والے کے وجود کو بتانے کے لیے نہیں، لہذا اپنے معنیٰ پر تو دلالت وضعی ہوگی اور بولنے والے کے وجود پر دلالت عقلی ہوگی، تو معلوم ہوا کہ ایک لفظ سے بیک وقت دو دلالتیں ہوسکتی ہیں، اور اگر لفظ مہمل ہے تو صرف دلالت عقلیہ ہوگی۔

سبق ⑦

دلالت غیر لفظیہ کی قسمیں

اسی طرح دلالتِ غیر لفظیہ کی بھی تین قسمیں ہیں: وضعیہ، طبیعیہ اور عقلیہ۔

دال لفظ نہ ہو اور دلالت وضع[1] کی وجہ سے ہو تو **دلالتِ غیر لفظیہ وضعیہ** ہے۔ جیسے لکھے ہوئے مختلف نقوش کی دلالت مختلف حروف پر۔

دال لفظ نہ ہو اور دلالت طبیعت کی وجہ سے ہو تو **دلالتِ غیر لفظیہ طبیعیہ** ہے۔ جیسے گھوڑے کے ہنہنانے کی دلالت گھاس دانہ کی طلب پر۔

دال لفظ نہ ہو اور دلالت عقل کی وجہ سے ہو تو **دلالتِ غیر لفظیہ عقلیہ** ہے۔ جیسے دھویں کی دلالت آگ پر۔

یعنی لفظ سے اس کا مدلول اس وجہ سے سمجھ میں آتا ہے کہ مقرّر کرنے والوں نے اس لفظ کو اس کے مدلول کے واسطے مقرر کر لیا ہے یعنی یہ نام رکھ لیا ہے۔

یعنی طبیعت یہ چاہتی ہے کہ جب آدمی میں یہ مدلول پایا جائے تو زبان ہر دال لفظ آجائے یعنی جب کوئی سخت تکلیف ہوتی ہے تو زبان سے آہ آہ نکلتا ہے۔

سبق ⑧

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تقسیم

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) مطابقی (۲) تضمنی (۳)التزامی۔

دلالت مطابقی: وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ بولتے وقت اُس کے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت مقصود ہو، جیسے میں نے سائیکل خریدی یعنی پوری

دلالت تضمنی: وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ بولتے وقت اُس کے معنی موضوع لہ کے کسی جزء پر دلالت مقصود ہو، جیسے درخت گر گیا یعنی اُس کی ٹہنی

دلالت التزامی: وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ بولتے وقت اُس کے معنی موضوع لہ کے کسی لازم پر دلالت مقصود ہو، جیسے خالد شیر ہے یعنی بہادر۔(۱)

(۱) دلالت التزامی میں لفظ کے اصل معنی کو چھوڑ کر جس دوسرے معنی پر لفظ کی دلالت ہوتی ہے وہ اصل معنی کے لئے لازم ہوتے ہیں، جیسے: لفظِ شیطان کی دلالت شریر ہونے پر اور فرشتے کی معصوم ہونے پر اور یہ شریر اور معصوم ایسے معنی ہیں جو اس معنی سے ہٹ کر ہیں جن کے لئے لفظ شیطان یا فرشتہ وضع کیا گیا ہے، ایسے ہی نکٹا یا نابیٹا کے لفظ سے آنکھ یا ناک کے معنی پر دلالت التزامی ہے کیونکہ آنکھ اور ناک نابینا اور نکھٹا کے اصل معنی سے الگ ایک چیز ہے۔

سبق ⑨

مفرد اور مرکب

مفرد: وہ لفظِ موضوع ہے جس میں چاروں چیزیں بیک وقت جمع نہ ہوں۔

لفظ ہی کے اجزاء نہ ہوں جیسے اُ (ہمزہ استفہام)۔

لفظ کے اجزاء تو ہوں لیکن معنیٰ دار نہ ہوں جیسے انسان۔ ①

لفظ کے اجزاء ہوں اور معنیٰ دار بھی ہوں لیکن معنیٰ مقصود کے اجزاء پر دلالت نہ کرتے ہوں جیسے لفظِ عبداللہ بحالتِ علم۔ ②

لفظ کے اجزاء ہوں اور معنیٰ دار ہوں اور معنیٰ کے اجزاء پر دلالت بھی کرتے ہوں مگر وہ دلالت مقصود نہ ہو جیسے حیوان ناطق۔ ③

مرکب: وہ لفظ ہے جس کے جزء سے معنیٰ کے جزء پر دلالت کا قصد ہو۔ جیسے ''زید کھڑا ہے'' اس میں لفظِ زید ذات پر، لفظ کھڑا صفت پر اور لفظ ہے ثبوت پر دلالت کرتا ہے، اور یہ دلالت مراد بھی ہے۔

---

① انسان میں کئی حروف ہیں مگر الف نون اور سین وغیرہ کے کچھ معنیٰ نہیں۔

② عبداللہ معنیٰ دار اجزاء ہیں لیکن جس شخص کا یہ نام ہے اُس کے جزء پر دلالت نہیں کرتے۔

③ کسی کا نام حیوانِ ناطق رکھ دیا جائے تو لفظ کا جزء معنیٰ پر دلالت نہیں کرے گا مگر نام ہونے کی حالت میں وہ دلالت مرادنہ ہوگی۔

سبق ۱۰

(الف) کلی اور جزئی

لفظ بولتے ہی یا سنتے ہی جو بات ذہن میں آتی ہے اُس کو معنی اور مفہوم کہتے ہیں۔

جزئی: وہ مفہوم ہے جو ایک معیّن چیز پر صادق آئے۔ جیسے زید، یہ کتاب، وغیرہ۔

کلی: وہ مفہوم ہے جو کئی چیزوں پر صادق آسکے۔ جیسے آدمی کلی ہے جو زید، بکر، عمر، وغیرہ پر صادق آتا ہے۔

کلی جن چیزوں پر صادق آتی ہے اُن چیزوں کو اُس کلی کے **جزئیات و افراد** کہتے ہیں۔ جیسے زید، بکر، عمر، وغیرہ آدمی کے افراد ہیں۔ اور انسان، بیل، بکری وغیرہ حیوان کی جزئیات و افراد ہیں۔

(ب) حقیقت و ماہیت اور عوارض

حقیقت و ماہیت: وہ چیزیں ہیں جن سے مل کر کوئی چیز بنے۔ جیسے انسان کی حقیقت حیوان ناطق ہے۔

عوارض: وہ چیزیں ہیں جو حقیقت کے علاوہ ہیں، جیسے کالا ہونا، گورا ہونا انسان کے عوارض ہیں کیونکہ انسان کا وجود اِن پر موقوف نہیں ہے۔

سبق ⑪

کلی ذاتی اور کلی عرضی

کلی ذاتی: وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی پوری حقیقت ہو، جیسے انسان اپنے افراد زید، عمر، بکر، وغیرہ کی پوری حقیقت ہے۔[۱] یا حقیقت کا جزء ہو، جیسے حیوان اپنے افراد انسان، بیل، بکری، وغیرہ کی پوری حقیقت کا جزء ہے[۲]۔

کلی عرضی: وہ کلی ہے جو اپنی جزئیات کی نہ پوری حقیقت ہو اور نہ پوری حقیقت کا جزء ہو، بلکہ حقیقت سے خارج ہو۔ جیسے ضاحک (ہنسنے والا) انسان کی کلی عرضی ہے۔

---

① اسی طرح فعل اپنے افراد فعل ماضی، فعل مضارع، فعل امر، فعل نہی کی پوری حقیقت ہے۔ اسم اپنے افراد اسم اشارہ، اسم موصول، اسم مشتق کی پوری حقیقت ہے۔ حرف اپنے افراد حروف عاملہ اور حروف غیر عاملہ کو پوری حقیقت ہے۔

② مناطقہ نے اشیاء کی حقیقت جب نکالی تو ہر چیز میں کچھ پرزے اور اجزاء تو ایسے نکالے کہ اگر وہ نہ ہوں تو وہ چیز ہی نہ رہے اور اگر کچھ اجزاء ایسے مانے کہ وہ شئی جس کے وہ پرزے ہیں ان پر موقوف تو نہیں ہاں البتہ اس شئی کے لئے لازم اور ضروری ہیں مثلاً دیکھو کہ انسان اس کے پرزے ایک تو وہ ہیں جو موجود فی الخارج ہیں، ہاتھ، ناک، آنکھ منھ، ٹانگ یا پورے بدن میں جتنے اعضاء ہیں سبھی موجود فی الخارج ہیں ان سے تو مناطقہ بحث نہیں کرتے، کیونکہ مناطقہ کی بحث موجود فی الذہن اور عقلی چیز سے ہوتی ہے لہذا ان کے نزدیک انسان کی حقیقت ایسے ہی پرزوں واعضاء سے ہونی ضروری ہے جو صرف عقل سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا تصور ذہن میں رہتا ہو، الگ سے باہر نہ پائی جاسکتی ہوں کہ ان کو دیکھا جاسکے چنانچہ مناطقہ نے انسان میں وہ دو پرزے جن سے انسان انسان بنتا ہے حیوان اور ناطق مانے ہیں اور یہ حیوان اور ناطق ہونا محض عقل سے سمجھا جاتا ہے۔

سبق ⑫

مختلف چیزوں کی حقیقتیں ①

جوہر کی حقیقت: ہر ایسی چیز جو دوسرے کے ساتھ گھلے ملے بغیر پائی جاسکتی ہو، جیسے مٹی۔

جسم کی حقیقت: ہر ایسا جوہر جس میں لمبائی، چوڑائی، موٹائی ہو۔(جَوْهَرٌ صَالِحٌ لِلطُّوْلِ وَالْعَرْضِ وَالْعُمُقِ)۔

جسم نامی کی حقیقت: ہرایسا جسم جو بڑھنے والا ہو(جِسْمٌ نَامٍ)

حیوان کی حقیقت: ہر ایسا جسم نامی جو گرمی، بھوک وغیرہ کا احساس کرنے والا ہو، اپنے اختیار سے حرکت کرنے والا ہو۔جِسْمٌ نَامٍ حَسَّاسٌ مُتَحَرِّكٌ بِالْإِرَادَةِ(جاندار)

انسان کی حقیقت: عقل والا جاندار(حَيْوَانٌ نَاطِقٌ)②

فرس کی حقیقت: ہنہنانے والا جاندار(حَيْوَانٌ صَاهِلٌ)

حمار کی حقیقت: ہینچو مینچو کرنے والا جاندار(حَيْوَانٌ نَاهِقٌ)

غنم کی حقیقت: میں میں کرنے والا جانور(حَيْوَانٌ ذُوْرُغَاءٍ)

بقر کی حقیقت: بیں بیں کرنے والا جاندار(حَيْوَانٌ ذُوْخَوَارٍ)

---

① یہاں عقل سے مراد عقلِ استدلالی ہے یعنی انسان معلومات کو ترتیب دے کر نامعلوم کو حاصل کرلیتا ہے دیگر حیوانات کو عقلِ معاش ہوتی ہے عقلِ استدلالی نہیں ہوتی۔

سبق ⑬

کلی ذاتی کی قسمیں

کلی ذاتی کی تین قسمیں ہیں، جنس، نوع اور فصل۔

جِنْس: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقتیں الگ الگ ہوں۔ جیسے: ''حیوان'' جنس ہے۔ ①

نَوْع: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو۔ جیسے: ''انسان'' نوع ہے۔ ②

فَصْل: وہ کلی ذاتی ہے جو ایسی جزئیات پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو اور وہ دوسری حقیقتوں سے اِس حقیقت کو جدا کرے۔ جیسے: ''ناطق'' انسان کا فصل ہے۔ ③

کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں خاصّہ اور عرضِ عام۔

خاصہ: وہ کلی عرضی ہے جو ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے: ضاحک، انسان کا خاصہ ہے۔ ④

عرض عام: وہ کلی عرضی ہے جو ایک حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص نہ ہو بلکہ چند مختلف حقیقتیں رکھنے والے افراد پر صادق آئے۔ جیسے: ماشی (پاؤں سے چلنے والا) ہونا انسان کا عرض عام ہے۔ ⑤

تمرینات

سبق (۵) نیچے دیے گئے الفاظ میں بتائیے دال کون ہے مدلول کون ہے۔

① لفظ قلم ② لفظ دواخانہ ③ لفظ مدرسہ ④ لفظ باورچی خانہ ⑤ لفظ پنکھا
⑥ لکھنے کا آلہ ⑦ علاج کرنے کی جگہ ⑧ پڑھنے کی جگہ ⑨ پکانے کی جگہ ⑩ ہوا کا آلہ۔

سبق (۵) نیچے دئے گئے الفاظ میں بتائیے کہ موضوع کون ہے اور موضوع لہ کون ہے۔

① لفظ قلم ② لفظ دواخانہ ③ لفظ مدرسہ ④ لفظ باورچی خانہ ⑤ لفظ پنکھا
⑥ لکھنے کا آلہ ⑦ علاج کرنے کی جگہ ⑧ پڑھنے کی جگہ ⑨ پکانے کی جگہ ⑩ ہوا کا آلہ

سبق (۶) نیچے دی گئی مثالوں میں بتائیے کون دال ہے اور کون مدلول ہے اور کونسی دلالت ہے۔

(۱) لفظ زید (۲) ذات زید (۳) بچے کا رونا (۴) بھوک یا تکلیف (۵) بند کمرے سے سنے ہوئے لفظ وائے (۶) انسان کا وجود (۷) سرخ جھنڈی (۸) ریل کا ٹھہرنا (۹) مسکرانا (۱۰) خوشی کسی کا اخبار پڑھنا (۱۱) تعلیم یافتہ ہونا۔

سبق (۸) نیچے دی گئی مثالوں کے سامنے لکھئے کہ ان میں کونسی دلالت ہے۔

(۱) درخت ہرا ہے یعنی پورا (۲) فلان شیطان ہے یعنی شریر (۳) گولی کھاؤ یعنی پوری (۴) میں نے قرآن پڑھی یعنی سورہ یس (۵) نوکر گدھا ہے یعنی بیوقوف (۶) زید نے ہدایہ پڑھی یعنی کتاب الصوم

سبق (۹) نیچے دی گئی مثالوں میں بتائیے کہ مفرد کون ہے اور مرکب کون ہے۔

(۱) ل (۲) خالد (۳) ب (۴) سفوف (۵) عبدالرحمن بحالت علم (۶) قدرت اللہ بحالت

علم (۷) حیوانِ ناطق (۸) حیوان صاہل (۹) حیدر آباد (۱۰) عبد القادر (۱۱) خالد بیٹھا ہے (۱۲) دروازہ کھلا ہوا ہے (۱۳) دودھ گرم ہے (۱۴) پانی ٹھنڈا ہے

سبق (۱۰) نیچے دی گئی مثالوں میں غور کر کے بتایئے کون کلی ہے اور کون جزئی ہے۔

(۱) کتاب (۲) میری کتاب (۳) مسجد (۴) یہ مسجد (۵) قلم (۶) میرا قلم (۷) دیوار (۸) میری گھڑی (۹) ٹوپی (۱۰) شاہد کی ٹوپی

سبق (۱۱) نیچے دی گئی مثالوں میں غور کر کے لکھیے کہ کونسی کلی کس کیلئے ذاتی ہے اور کس کیلئے عرضی۔

(۱) جسم نامی ہونا انار کے درخت کیلئے (۲) کشادہ ہونا مدرسہ کیلئے (۳) جسم نامی ہونا زیتون کے درخت کیلئے (۴) تیز ہونا چھری کیلئے (۵) لذیذ ہونا بریانی کیلئے

سبق (۱۲) نیچے دیے گئے الفاظ کی حقیقت لکھئے:

(۱) اسم (۲) لفظ (۳) انسان (۴) گھوڑا (۵) چائے (۶) ثرید (۷) حرف (۸) فعل (۹) گدھا۔

....

============= حاشیہ صفحہ نمبر: ۲۵

① کیوں کہ وہ انسان، بیل، بکری وغیرہ پر بولا جاتا ہے جن کی حقیقتیں الگ الگ ہیں۔

② کیوں کہ وہ زید، عمر، بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے، جن کی حقیقت ایک ہے۔

③ کیوں کہ وہ زید، عمر، بکر وغیرہ پر بولا جاتا ہے جن کی حقیقت ایک ہے اور وہ انسان کو دوسری حقیقتوں سے یعنی بیل، بکری وغیرہ سے جدا بھی کرتا ہے۔

④ کیوں کہ وہ زید، عمر، بکر وغیرہ کے ساتھ خاص ہے جن کی ماہیت ایک ہے۔

⑤ کیوں کہ وہ انسان، فرس، بقر، غنم وغیرہ مختلف حقیقتیں رکھنے والے افراد پر صادق آتا ہے۔

سبق ۱۴

اصطلاح ''ماھو'' کا بیان

ماھو کے ذریعہ کسی چیز کی حقیقت معلوم کی جاتی ہے۔

- اگر ماھو سے کسی ایک چیز کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب میں حقیقتِ مختصہ (جو ایک چیز کے ساتھ خاص ہو) آئے گی، جیسے: اَلْاِنْسَانُ مَاھُوَ؟ جواب ''حیوان ناطق'' آئے گا۔
- اگر ماھو سے دو یا زیادہ چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب میں حقیقتِ مشترکہ (جو کئی چیزوں میں مشترک ہو) آئے گی۔ جیسے: انسان، گائے اور بکری کیا ہیں؟ تو جواب میں ''حیوان'' آئے گا۔
- اگر سوال میں غیر جاندار بڑھنے والی چیز کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جیسے: انسان، گائے، بکری اور درخت کیا ہیں؟ تو جواب میں: جسم نامی آئے گا۔
- اگر سوال میں غیر جاندار نہ بڑھنے والی چیز کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جیسے: انسان، گائے، بکری، درخت اور پتھر کیا ہیں؟ تو جواب: میں ''جسم'' آئے گا
- اور اگر سوال میں غیر مادّی چیز کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جیسے: انسان، گائے، بکری، درخت اور عقل کیا ہیں؟ جواب ''جوھر'' آئے گا۔

سبق ⑮

جنس اور فصل کی قسمیں

جنس کی دو قسمیں ہیں: جنسِ قریب اور جنسِ بعید۔

جنسِ قریب: وہ جنس ہے جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول ہو۔ جیسے حیوان۔ ①

جنسِ بعید: وہ جنس ہے جو اپنے ہر فرد کے جواب میں محمول نہ ہو۔ جیسے جسمِ نامی۔ ②

فصل کی بھی دو قسمیں ہیں: فصل قریب اور فصل بعید۔

فصلِ قریب: وہ فصل ہے جو اپنے افراد کو جنس قریب کی مُشارکت سے تمیز دے جیسے ناطق۔ ③

فصلِ بعید: وہ فصل ہے جو اپنے افراد کو جنس بعید کی مشارکت سے تمیز دے۔ جیسے حسّاس۔ ④

① جیسے حیوان، انسان کی جنس قریب ہے؛ کیوں کہ حیوان کے افراد میں سے جن دو یا زیادہ کو لے کر سوال کیا جائے گا تو جواب میں حیوان ہی آئے گا۔ ② جیسے جسمِ نامی انسان کی جنس بعید ہے؛ کیوں کہ اگر انسان، گھوڑے اور درخت کو ملا کر سوال کریں گے تو جواب میں جسم نامی آئے گا، لیکن صرف انسان اور گھوڑے کے بارے میں سوال کریں گے تو جواب میں حیوان آئے گا، جسم نامی نہیں آئے گا۔ ③ جیسے ناطق، انسان کی فصل قریب ہے؛ کیوں کہ وہ انسان کو اُس کی جنس قریب (حیوان) میں شریک تمام جزئیات فرس، بقر، غنم وغیرہ سے جُدا کرتا ہے۔ ④ جیسے حساس انسان کی فصل بعید ہے؛ کیوں کہ وہ انسان کو جسم نامی ہونے میں جو چیزیں انسان کے ساتھ شریک ہیں ان سے جدا کرتا ہے، مگر جان دار ہونے میں جو چیزیں انسان کے ساتھ شریک ہیں اُن سے جدا نہیں کرتا۔

....

مناطقہ کے نزدیک جنسیں ترتیب وار یہ ہیں:

جنس	(۴) جوہر: وہ چیز جو بذات خود قائم ہو کسی دوسرے میں قائم نہ ہو			
جنس کی انواع	حیوانات	نباتات	جمادات مادّہ ہونا	ذات باری
انواع کی فصول قریبہ مختلفہ	مادہ ہونا	مادہ ہونا	مادہ ہونا	غیر مادہ ہونا
انواع کی فصول بعیدہ متحدہ	جوہر سب سے عام ہے، اس کے اوپر کوئی عام جنس نہیں، اس لئے اس کو سل بعید بھی نہیں، جو اوپر کی جنس کی فصل قریب بن سکے۔			

جنس	(۳) جسم مطلق: وہ ہے جو طول (لمبائی) عرض (چوڑائی) اور عمق (گہرائی) رکھتا ہو		
جنس کی انواع	حیوانات	نباتات	جمادات
انواع کی فصول قریبہ مختلفہ	نامی ہونا	نامی ہونا	غیر نامی ہونا
انواع کی فصول بعیدہ متحدہ	مادّہ ہونا	مادّہ ہونا	مادّہ ہونا

جنس	(۲) جسم نامی: وہ جسم ہے جس میں نشوٴ ونما کی صلاحیت ہو		
جنس کی انواع	انسان	حیوانات	نباتات
انواع کی فصول قریبہ مختلفہ	حساس	حساس	غیر حسّاس
انواع کی فصول بعیدہ متحدہ	نامی	نامی	نامی

جنس	(۱) حیوان: وہ جسم ہے جو نشو ونما، حساس اور ارادی حرکت رکھے ہو		
جنس کی انواع	انسان	گھوڑا	گدھا
انواع کی فصول قریبہ مختلفہ	ناطق	صاہل	ناہق
انواع کی فصول بعیدہ متحدہ	حساس	حساس	حساس

کلیوں کے مرتبے	کلیوں کی ماہیتیں مرکب از جنس	فصل	کلیوں کے افراد	افراد کی ماہیتیں مرکب از جنس	فصل
انسان	حیوان	ناطق	زید عمر بکر	حیوان حیوان حیوان	ناطق ناطق ناطق
حیوان	جسم نامی	حساس متحرک بالارادۃ	انسان فرس حمار وغیرہ	حیوان حیوان حیوان	ناطق صاہل ناہق
جسم نامی	جسم	ذی نما	تمام حیوانات تمام نباتات	جسم نامی جسم	حساس متحرک بالارادۃ ذی نما
جسم مطلق	جوہر	جو لمبائی چوڑائی اور گہرائی کو قبول کرے	تمام حیوانات تمام نباتات تمام جمادات	جسم نامی جسم جسم	حساس متحرک بالارادہ ذی نما غیر ذی حس ونما
جوہر	موجود	قائم بالذات	تمام حیوانات تمام نباتات تمام نباتات عقول ملائکہ	جسم نامی جسم جسم جوہر اجسام	حساس متحرک بالارادہ ذی نما غیر ذی حس ونما مجردۃ عن المادۃ نورانیۃ معصومون مطیعون

سبق ⑯

جنس کی قسمیں

مرتبہ کے اعتبار سے جنس کی تین قسمیں ہیں:

﴿۱﴾ جنسِ عالی ﴿۲﴾ جنسِ سافل ﴿۳﴾ جنسِ متوسط۔

جنسِ عالی: وہ جنس ہے جس کے نیچے تو جنس ہو مگر اوپر کوئی جنس نہ ہو، جیسے سلسلۂ حقائق میں جوہر۔

جنسِ سافل: وہ جنس ہے جس کے اوپر تو جنس ہو مگر نیچے کوئی جنس نہ ہو، جیسے سلسلۂ حقائق میں حیوان۔

جنسِ متوسط: وہ جنس ہے جس کے اوپر اور نیچے دونوں طرف جنس ہو، جیسے سلسلۂ حقائق میں جسم۔

مرتبہ کے اعتبار سے نوع کی تین قسمیں ہیں ﴿۱﴾ نوعِ عالی ﴿۲﴾ نوعِ سافل ﴿۳﴾ نوعِ متوسط

نوعِ عالی: وہ نوع ہے جس کے اوپر کوئی نوع نہ ہو، جیسے سلسلۂ حقائق میں جسم۔

نوعِ سافل: وہ نوع ہے جس کے نیچے کوئی نوع نہ ہو، جیسے انسان۔

نوعِ متوسط: وہ نوع ہے جس کے اوپر اور نیچے دونوں طرف نوع ہو، جیسے جسم نامی، حیوان۔

سبق ⑰

دو کلیوں میں نسبت کا بیان ①

دو کلیوں میں سے ہر کلی دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے، تو دونوں میں **تساوی کی نسبت** ہوگی۔ جیسے مومن اور جنتی، کیونکہ ہر مؤمن جنتی ہے، اور ہر جنتی مؤمن ہے۔

دو کلیوں میں سے کوئی کلی دوسری کلی کے کسی بھی فرد پر صادق نہ آئے تو اِن دونوں کے درمیان **تباین کی نسبت** ہوگی۔ جیسے ٹماٹر اور آلو، کیونکہ آلو ٹماٹر نہیں اور ٹماٹر آلو نہیں ہے۔

ایک کلی تو دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے مگر دوسری کلی پہلی کلی کے بعض پر صادق آئے اور بعض پر نہ آئے تو دونوں میں **عموم و خصوص مطلق کی نسبت** ہوگی۔ جیسے گلاب اور پھول، کیونکہ ہر گلاب پھول ہے لیکن ہر پھول گلاب نہیں۔

ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے اور بعض پر صادق نہ آئے تو دونوں میں **عموم وخصوص من وجہ کی نسبت** ہوگی۔ جیسے کاغذ اور روپیہ، کوئی کاغذ روپیہ ہے اور کوئی نہیں، اِسی طرح کوئی روپیہ کاغذ ہے اور کوئی نہیں۔

① جب ایک کلی کی نسبت دوسری کلی کی طرف کی جائے تو اِن دونوں کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی وہ چار نسبتیں یہ ہیں: تساوی، تباین، عموم وخصوص مطلق، عموم وخصوص من وجہ۔

سبق ⑱

معرِّف،تعریف اورقول شارح کا بیان

دو یا زیادہ معلوم تصورات کو ملا کر کسی نا معلوم تصور کو حاصل کرنا جیسے: کسی کو حیوان اور ناطق کا علم ہوا، اُس نے ان دونوں کو ملایا تو اس کو انسان نا معلوم کا علم ہو گا،تو حیوان ناطق انسان کی تعریف، معرف اورقولِ شارح یعنی وضاحت کرنے والی بات کہتے ہیں۔

تعریف کی چار قسمیں ہیں:(۱) حدتام (۲) حدناقص (۳) رسم تام (۴) رسم ناقص

(۱) حد تام: وہ تعریف ہے جو جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہو، جیسے: انسان کی تعریف حیوان اور ناطق سے

(۲) حد ناقص: وہ تعریف ہے جو یا تو جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہو یا صرف فصل قریب سے، جیسے: انسان کی تعریف جسم ناطق سے یا صرف ناطق سے۔

(۳) رسم تام: وہ تعریف ہے جو جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہو، جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے

(۴) رسم ناقص وہ تعریف ہے جو یا تو جنس بعید اور خاصہ سے مرکب ہو یا صرف خاصہ سے، جیسے: انسان کی تعریف جسم ضاحک سے یا صرف ضاحک سے۔

تمرینات

سبق (۱۴) درج ذیل سوالات کے جواب لکھئے:

(۱) انسان کیا ہے؟ (۲) انسان، گائے اور بکری کیا ہیں؟ (۳) انسان، گائے، بکری اور درخت کیا ہیں؟ (۴) انسان، گائے، بکری، درخت اور پتھر کیا ہیں؟ (۵) انسان، گائے بکری، درخت اور عقل کیا ہیں؟

سبق (۱۵) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات لکھئے۔

(۱) کلمہ اسم کیلئے کیا ہے اور اسم کلمہ کے لئے کیا ہے اور اسم کی علامتیں اسم کیلئے کیا ہیں؟ (۲) ترکاری ٹماٹر کیلئے کیا ہے اور ٹماٹر ترکاری کیلئے کیا ہے اور ٹماٹر کا خاص مزہ اور بناوٹ ٹماٹر کے لئے کیا ہے؟ (۳) پھول گلاب کیلئے کیا ہے اور گلاب پھول کیلئے کیا ہے اور گلاب کا خاص رنگ اور بناوٹ گلاب کے لئے کیا ہے؟ (۴) پھل سیب کیلئے کیا ہے اور سیب پھل کیلئے کیا ہے اور سیب کا خاص مزہ اور بناوٹ سیب کیلئے کیا ہے؟ (۵) کلمہ فعل کیلئے کیا ہے اور فعل کلمہ کیلئے کیا ہے اور فعل کی علامتیں فعل کیلئے کیا ہیں؟ کلمہ حرف کیلئے کیا ہے اور حرف کلمہ کیلئے کیا ہے اور حرف کی علامت حرف کیلئے کیا ہے؟

سبق (۱۶) () ماشی، حساس، کاتب، حیوان، جسم مطلق، ناطق۔ () ماشی، نہ بیٹھنا، حساس، صاہل، حیوان، جسم مطلق () کلمہ، زمانہ کا نہ ہونا، ال کا داخل ہونا،

موضوع، لفظ ،با معنی ہونا۔()کلمہ، لفظ ، زمانہ کا ہونا ، بامعنی ہونا،دخول قد،موضوع ۔()موضوع ، اسم وفعل کی علامت سے خالی ہونا ، بامعنی ہونا ، لفظ،اسم وفعل کی علامت قبول نہ کرنا

اوپر ذکر کئے گئے الفاظ کی مدد سے نیچے دیے گئے الفاظ کی جنس قریب،جنس بعید، فصل قریب،فصل بعید،خاصہ اورعرض عام بتایئے۔

انسان۔گھوڑا۔اسم۔فعل۔حرف

سبق (١٧) نیچے دی گئی دو دو کلیوں میں کونسی نسبت ہے بتایئے۔

(١)فرشتے اور شیطان میں(٢) بس اور موٹر میں(٣)مومن اور جنتی میں(٤)محنتی اور کامیاب میں (٥) گلاب اور پھول میں(٦)مرغے اور جانور میں(٧) کاغذ اور روپئے میں (٨) خرگوش اور سفید میں۔

سبق (١٨): ذیل میں معرف دیے گئے ہیں۔بتاؤ اقسام معرف میں سے کون سی قسم ہے؟

(١) جوہر ناطق (٢) جسم نامی ناطق (٣) جسم حساس (٤) جسم متحرک بالارادۃ (٥) حیوان صاہل۔(٦) حیوان ناہق (٧) جسم ناہق (٨) حساس (٩) ناطق (١٠)الکلمة لفظ وضع لمعنی مفرد .(١١)الفعل کلمة دلت علی معنی في نفسها مقترناً باحد الازمنة الثلاثة.

تصدیقات

سبق ۱۹

قضیہ اور اس کی قسمیں

قضیہ: وہ قول ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔
جیسے زید کھڑا ہے یا زید کھڑا نہیں ہے۔

مرکبِ تام کی دو قسمیں ہیں: (۱) خبر یا قضیہ (۲) انشاء

خبر یا قضیہ: وہ مرکبِ تام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے خالد تہجد گزار ہے۔

انشاء: وہ مرکبِ تام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے سبق لکھئے۔

قضیہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) قضیہ حملیہ (۲) قضیہ شرطیہ۔

قضیہ حملیہ: وہ قضیہ ہے جس میں ایک چیز کے لیے دوسری چیز کے ثابت ہونے یا نہ ہونے کو ظاہر کیا گیا ہو، اول کو مُوجِبَہ کہتے ہیں، جیسے قرآن سچا ہے۔ دوسرے کو سالِبہ کہتے ہیں، جیسے کوئی کافر جنتی نہیں ہے
قضیہ حملیہ کے پہلے جزء کو **موضوع** کہتے ہیں اور دوسرے جزء کو **محمول** کہتے ہیں۔

رابطہ: نسبت پر دلالت کرنے والا لفظ، جیسے ''زید کھڑا ہے'' میں زید موضوع اور لفظ کھڑا محمول اور لفظ ہے رابطہ ہے۔

سبق ۲۰

قضیہ حملیہ کی قسمیں

قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں [۱]: مخصوصہ (شخصیہ)، طبعیہ، محصورہ، مہملہ۔

۱ اگر قضیہ حملیہ کا موضوع شخص معین [۲] ہے تو **قضیہ شخصیہ** ہے، جیسے: زید انصاف پسند ہے۔

۲ اور اگر قضیہ حملیہ کا موضوع کلی کا مفہوم [۳] ہو تو **قضیہ طبعیہ** ہے، جیسے: انسان نوع ہے [۴]۔

۳ اور اگر قضیہ حملیہ کا موضوع کلی کے تمام افراد یا بعض افراد ہوں تو **قضیہ محصورہ** ہے، جیسے تمام انسان حیوان ہیں۔

۴ اور اگر قضیہ حملیہ کا موضوع کلی کے افراد ہوں تو **قضیہ مہملہ** ہے، جیسے: انسان عالم ہیں [۵]۔

....

۱ یہ تقسیم موضوع کی حالت کے اعتبار سے ہے

۲ شخص معین یعنی جزئی۔

۳ مفہوم سے مراد ماہیت ہے۔

۴ کیونکہ افراد نوع نہیں ہیں بلکہ مفہوم ہی نوع ہے۔

۵ ان میں یہ نہیں بیان کیا گیا کہ ہر انسان یا کوئی انسان۔

سبق ۲۱

قضیہ محصورہ کی قسمیں

قضیہ محصورہ کی چار قسمیں ہیں: موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ۔

① اگر حکم موضوع کے تمام افراد پر ہو تو **موجبہ کلیہ** ہے جیسے: تمام طلبہ محنتی ہیں۔

② اور اگر حکم موضوع کے بعض افراد پر ہو تو **موجبہ جزئیہ** ہے جیسے بعض طلبہ محنتی ہیں۔

③ اور اگر حکم کی نفی موضوع کے تمام افراد سے ہو تو **سالبہ کلیہ** ہے، جیسے: تمام طلبہ محنتی نہیں ہیں۔

④ اور اگر حکم کی نفی موضوع کے بعض افراد سے ہو تو **سالبہ جزئیہ** ہے، جیسے: بعض طلبہ محنتی نہیں ہیں۔

سبق ⑳②

قضیہ شرطیہ کی قسمیں

قضیہ شرطیہ کی تعریف: وہ قضیہ ہے جو دو قضیوں سے مل کر بنے، جیسے اگر سورج نکلا ہوا ہے تو دن موجود ہے۔

قضیہ شرطیہ کی چار قسمیں ہیں: (۱) متصلہ موجبہ، (۲) متصلہ سالبہ، (۳) منفصلہ موجبہ، (۴) منفصلہ سالبہ۔

متصلہ موجبہ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم کو مان لینے سے تالی کا اثبات ہو، جیسے اگر سورج نکلے گا تو دن موجود ہوگا۔

متصلہ سالبہ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم کو مان لینے سے تالی کی نفی ہو، جیسے اگر زید انسان ہے تو ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ گھوڑا بھی ہو۔

منفصلہ موجبہ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کو ثابت کیا گیا ہو، جیسے یہ شئی درخت ہے یا پتھر۔ (۱)

منفصلہ سالبہ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں مقدم اور تالی کے درمیان جدائی کی نفی کی گئی ہو، جیسے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ یا تو سورج نکلا ہو یا دن موجود ہو۔ (۲)

---

(۱) اس مثال میں یہ حکم ہے کہ ایک ہی چیز درخت اور پتھر دونوں نہیں ہوسکتی۔

(۲) اس مثال میں یہ حکم ہے کہ ان دونوں باتوں میں جدائی نہیں ہے، بلکہ دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔

سبق ۲۳

قضیہ شرطیہ متصلہ اور شرطیہ مفصلہ کی قسمیں

قضیہ شرطیہ متصلہ لزومیہ: وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں لزوم کا تعلق ہو، جیسے اگر زید زینب کا شوہر ہے تو زینب زید کی بیوی ہے۔

قضیہ شرطیہ متصلہ اتفاقیہ: وہ قضیہ شرطیہ متصلہ ہے کہ جس کے مقدم اور تالی میں لزوم کا تعلق نہ ہو بلکہ دونوں اتفاقاً جمع ہو گئے ہوں، جیسے اگر نفیس عالم ہے تو سعید جاہل ہے۔ (۱)

قضیہ شرطیہ منفصلہ عنادیہ: وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں ذاتی جدائی ہو، جیسے یہ عدد یا تو طاق ہے یا جفت۔ (۲)

قضیہ شرطیہ منفصلہ اتفاقیہ: وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی میں جدائی عارضی ہو، جیسے انس عالم ہے یا حافظ۔ (۳)

---

(۱) اس مثال میں نفیس کے عالم ہونے پر سعید کا جاہل ہونا ضروری نہیں، یعنی اگر سعید جاہل نہ ہوتا تب بھی نفیس عالم ہوتا برخلاف متصلہ لزومیہ کے کہ اگر سورج نہ نکلتا تو دن موجود نہ ہوتا۔

(۲) جفت وہ اعداد ہیں جو برابر پورے تقسیم ہو سکیں، جیسے دو، چار، چھ وغیرہ، اور طاق وہ اعداد ہیں جو برابر پورے تقسیم نہ ہو سکیں، جیسے تین، پانچ، سات وغیرہ، پس ظاہر ہے کہ جو عدد طاق ہو گا وہ جفت نہ ہو گا اور جو جفت ہو گا وہ طاق نہ ہو گا، غرض جفت اور طاق کی ذات ہی دونوں میں جدائی چاہتی ہے۔

(۳) یعنی عالم ہونے اور حافظ ہونے کی ذات جدائی کا تقاضا نہیں کرتی، بلکہ ایسے ہی اتفاق سے جدائی ہو گئی ورنہ بہت سے عالم بھی ہیں اور حافظ بھی۔

سبق ۲۴

قضیہ منفصلہ کی بقیہ قسمیں

حقیقیہ: یہ وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی دونوں نہ ایک شئے میں جمع ہوسکیں اور نہ الگ ہوسکیں، جیسے یہ عدد طاق ہے یا جفت۔ ①

مانعۃ الجمع: وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی دونوں ایک شئے میں جمع نہ ہوسکیں، جیسے یہ شئے درخت ہے یا پتھر۔ ②

مانعۃ الخلو: وہ قضیہ منفصلہ ہے جس کے مقدم اور تالی دونوں ایک شئے سے ایک ساتھ جدا نہ ہوسکیں، جیسے زید دریا میں ہے یا ڈوبنے والا نہیں ہے۔ ③

① یعنی ایسا نہ ہوگا کہ ایک عدد طاق بھی ہوجائے اور جفت بھی، بلکہ طاق ہوگا تو جفت نہ ہوگا، اور جفت ہوگا تو طاق نہ ہوگا، اور نہ ایسا ہوسکتا ہے کہ کوئی عدد نہ طاق ہو اور نہ جفت، بلکہ دونوں میں سے کوئی ایک ضرور ہوگا۔

② یعنی کوئی چیز درخت اور پتھر دونوں نہیں ہوسکتی، ہاں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو نہ درخت ہیں نہ پتھر، جیسے کتاب، قلم، کاغذ وغیرہ۔

③ یعنی پانی میں ہونا اور نہ ڈوبنا دونوں باتیں ایک ساتھ جمع تو ہوسکتی ہیں، مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ دونوں باتیں نہ ہوں، ورنہ یہ صورت ہوگی کہ زید پانی میں نہ ہو اور ڈوب جائے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ زید پانی میں بھی ہو اور وہ نہ ڈوبے؛ کیوں کہ وہ تیرنا جانتا ہو۔

تمرینات

سبق (۱۹) درج ذیل جملوں میں موضوع، محمول اور حرف ربط کو پہچانتے ہوئے موضوع کے نیچے موضوع، محمول کے نیچے محمول اور حرف ربط کے نیچے حرف ربط لکھئے۔

① مدرسہ اچھا ہے ② کاپی نئی ہے ③ کتاب مفید ہے ④ زید نے سبق لکھا۔

سبق (۲۰) نیچے دئے گئے مختلف قضایا حملیہ کی قسمیں بتائیے:

① بعض طلبہ کمزور ہیں ② طلبہ محنتی ہیں ③ یہ لڑکا شریر ہے ④ اسم نوع ہے کلمہ کی ⑤ خالد ڈاکٹر ہے ⑥ انسان جنس نہیں ہے ⑦ کپڑے عمدہ ہیں ⑧ گاڑیاں تیز رفتار ہیں۔

سبق (۲۱) نیچے دیے گئے مختلف قضایا محصورہ کی قسمیں بتائیے:

① تمام طلبہ محنتی ہیں ② بعض طلبہ محنتی ہیں ③ بعض طلبہ محنتی نہیں ہیں۔ ④ تمام طلبہ محنتی نہیں ہیں ⑤ تمام انسان لکھنے والے ہیں ⑥ بعض انسان لکھنے والے ہیں۔ ⑦ بعض انسان لکھنے والے نہیں ہیں ⑧ تمام انسان لکھنے والے نہیں ہیں

سبق (۲۲) نیچے دیے گئے مختلف قضایا شرطیہ کی قسمیں بتائیے۔

① اگر بکر انسان ہے تو جان دار بھی ہے ② اگر ساجد طالب علم ہے تو پڑھنے والا بھی ہے ③ یہ چیز یا تو قلم ہے یا قلم تراش ہے ④ یہ چیز یا تو کتاب ہے یا تپائی ہے ⑤ یہ چیز یا تو تپائی ہے یا بستہ ہے ⑥ اگر ساجد انسان ہے تو ہرگز ایسا نہیں ہو

سکتا کہ وہ گھوڑا ہو ⑦ اگر شاہد انسان ہے تو ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ گدھا ہو ⑧ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ یا تو سورج نکلا ہوا ہو یا دن موجود ہو ⑨ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ یا تو چاند نکلا ہوا ہو یا رات موجود ہو۔

سبق (۲۳) نیچے دیے گئے مختلف قضایا شرطیہ متصلہ اور منفصلہ کی قسمیں بتائیے:

① اگر سورج غروب ہوا ہو تو رات موجود ہوگی ② اگر بدبو آرہی ہے تو گندگی ہوگی ③ آپ اگر چاول کھائیں گے تو ہم روٹی کھائیں گے ④ آپ اگر عالم ہیں تو میں حافظ ہوں ⑤ یہ وقت رات ہے یا دن ⑥ یہ لفظ معرب ہے یا مبنی ⑦ حامد کاتب ہے یا تاجر ⑧ زید عالم ہے یا حافظ۔

سبق (۲۴) نیچے دیے گئے مختلف قضایا شرطیہ منفصلہ (حقیقیہ، مانعۃ الجمع، مانعۃ الخلو) کی قسمیں بتائیے۔

① یہ آدمی سچا ہے یا جھوٹا ② یہ اسم مذکر ہے یا مونث ③ زید تندرست ہے یا بیمار ④ یہ چیز یا تو پہاڑ ہے یا دریا ⑤ یہ چیز یا تو زمین ہے یا آسمان ⑥ یہ چیز یا تو آگ ہے یا پانی ⑦ زید پانی کے نیچے ہے یا بھیگنے والا نہیں ہے ⑧ زید غلط لوگوں کے ساتھ ہے یا بگڑنے والا نہیں ہے ⑨ زید گندگی کے قریب ہے یا متاثر ہونے والا نہیں ہے۔

سبق ۲۵

تناقض کا بیان

تناقض: دو قضیوں (جملوں) کا اس طرح مختلف ہونا ہے کہ اگر ان میں سے پہلے کو سچا مانیں تو دوسرے کو ضرور جھوٹا ماننا پڑے، اور اگر ایک کو جھوٹا مانیں تو دوسرے کو ضرور سچا ماننا پڑے، جیسے زید عالم ہے اور زید عالم نہیں ہے۔ (۱)

اور ان میں سے ہر ایک قضیہ کو نقیض اور دونوں کو **نقیضین** کہتے ہیں۔

نقیضین نہ تو ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں اور نہ ایک ساتھ جدا ہو سکتے ہیں۔ (۲)

دو قضیوں میں تناقض کے لیے شرط یہ ہے کہ ایک موجبہ ہو اور دوسرا سالبہ ہو، (۳) اگر دونوں قضیے محصورہ ہوں تو کلی اور جزئی ہونے میں مختلف ہونا ضروری ہے، (۴) اگر دو مخصوصہ قضیے ہوں تو آٹھ باتوں میں اتحاد بھی ضروری ہے۔

---

(۱) یہ دو قضیے ہیں اگر ان میں سے ایک سچا ہوگا تو دوسرا ضرور جھوٹا ہوگا۔

(۲) جیسے مثالِ مذکور میں نہ یہ ہوسکتا ہے کہ زید عالم بھی ہو اور جاہل بھی ہو، اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ نہ عالم ہو اور نہ جاہل ہو۔

(۳) اگر دونوں موجبہ ہوں یا دونوں سالبہ ہوں تو تناقض نہ ہوگا۔

(۴) اگر دونوں کلیہ ہوں یا دونوں جزئیہ ہوں تو تناقض نہ ہوگا۔

سبق (۲۶)

وحدات ثمانیہ

دو قضیوں میں تناقض کے لیے آٹھ باتوں میں اتحاد ضروری ہے جو وحدات ثمانیہ کہلاتی ہیں، وہ یہ ہیں:

(۱) وحدت موضوع: جیسے زید کھڑا ہے، زید کھڑا نہیں ہے: ان میں تناقض ہے، کیونکہ دونوں کا موضوع ایک ہے۔

زید کھڑا ہے، عمرو کھڑا نہیں ہے: ان میں تناقض نہیں ہے؛ کیونکہ دونوں کا موضوع الگ الگ ہے۔

(۲) وحدت محمول: جیسے زید پڑھ رہا ہے، زید نہیں پڑھ رہا ہے: ان میں تناقض ہے؛ کیونکہ دونوں کا محمول (پڑھ رہا ہے) ایک ہے۔

زید پڑھ رہا ہے، زید نہیں لکھ رہا ہے: ان میں تناقض نہیں ہے، کیونکہ دونوں کا محمول الگ الگ ہے۔

(۳) وحدت مکان: جیسے زید مسجد میں بیٹھا ہے زید مسجد میں نہیں بیٹھا ہے: ان میں تناقض ہے؛ کیونکہ دونوں میں مکان ایک ہے۔

زید مسجد میں بیٹھا ہے، زید گھر میں نہیں بیٹھا ہے: ان میں تناقض نہیں ہے؛ کیونکہ دونوں کا مکان ایک نہیں ہے۔

سبق ۲۷

وحدات ثمانیہ

(۴) وحدت زمان: جیسے خالد نے دن میں لکھا ہے، خالد نے دن میں نہیں لکھا ہے: ان میں تناقض ہے؛ کیونکہ دونوں میں زمانہ ایک ہے۔

خالد نے دن میں لکھا ہے، خالد نے رات میں نہیں لکھا ہے: ان میں تناقض نہیں ہے؛ کیونکہ دونوں میں زمانہ ایک نہیں ہے۔

(۵) وحدت قوت و فعل: جیسے: یہ شیرۂ انگور شراب ہے اس وقت، یہ شیرۂ انگور شراب نہیں ہے اس وقت: ان میں تناقض ہے؛ کیونکہ دونوں قضیوں میں محمول موضوع کے لیے بالفعل ثابت ہے۔

یہ شیرۂ انگور شراب ہے آئندہ، یہ شیرۂ انگو شراب نہیں ہے اس وقت: ان میں تناقض نہیں ہے؛ کیونکہ پہلے قضیہ میں محمول موضوع کے لیے بالقوۃ ثابت ہے، اور دوسرے قضیہ میں محمول موضوع کے لیے بالفعل ثابت ہو۔

سبق ۲۸

وحدات ثمانیہ

(۶) **وحدت شرط:** جیسے: اگر اللہ کی نافرمانی کروگے تو اللہ ناراض ہوجائے گا، اگر اللہ کی نافرمانی کروگے تو اللہ ناراض نہیں ہوگا: ان میں تناقض ہے؛ کیونکہ دونوں میں ایک شرط ہے۔

اگر اللہ کی نافرمانی کروگے تو اللہ ناراض ہوجائے گا، اگر اللہ کی اطاعت کروگے تو اللہ ناراض نہیں ہوگا: ان میں تناقض نہیں ہے؛ کیونکہ دونوں میں شرط ایک نہیں ہے۔

(۷) **وحدت جزء وکل:** جیسے: یہ کھانا کافی ہے سب کے لیے، یہ کھانا کافی نہیں ہے سب کے لیے: ان میں تناقض ہے؛ کیونکہ دونوں میں حکم کل پر لگایا گیا ہے۔

یہ کھانا کافی نہیں ہے یعنی سب کے لیے، یہ کھانا کافی ہے یعنی بعض کے لیے: ان میں تناقض نہیں ہے؛ کیونکہ ایک قضیہ میں تو حکم کل پر لگایا گیا ہے اور دوسرے میں جزء پر۔

(۸) **وحدتِ اضافت:** جیسے: زید عمر کا باپ ہے، زید عمر کا باپ نہیں ہے: ان میں تناقض ہے؛ کیونکہ اضافت ایک ہے۔

زید عمر کا باپ ہے، زید بکر کا باپ نہیں ہے: ان میں تناقض نہیں ہے؛ کیونکہ اضافت الگ الگ ہے۔

سبق ۲۹

قضایا محصورہ میں تناقض کا بیان

یہ بات پہلے آچکی ہے کہ دو محصورہ قضیوں میں تناقض کے پائے جانے کے لئے وحداتِ ثمانیہ کے علاوہ کلیت اور جزئیت کا اختلاف بھی ضروری ہے، یعنی ان میں سے ایک قضیہ کلیہ ہو اور دوسرا جزئیہ، پس

موجبہ کلیہ: اس کی نقیض سالبہ جزئیہ آئے گی۔ جیسے ہر انسان جاندار ہے، موجبہ کلیہ ہے، اس کی نقیض بعض انسان جاندار نہیں ہیں سالبہ جزئیہ آئے گی۔

موجبہ جزئیہ: اس کی نقیض سالبہ کلیہ آئے گی، جیسے: بعض انسان کاتب ہیں، موجبہ جزئیہ ہے، اس کی نقیض ہوگی کوئی انسان کاتب نہیں۔

سالبہ کلیہ: کی نقیض موجبہ جزئیہ آئے گی۔ جیسے کوئی انسان پتھر نہیں ہے سالبہ کلیہ ہے اس کی نقیض بعض انسان پتھر ہیں موجبہ جزئیہ آئے گی۔

سالبہ جزئیہ: اس کی نقیض موجبہ کلیہ آئے گی، جیسے: بعض انسان عالم نہیں، سالبہ جزئیہ ہے، اس کی نقیض ہوگی، ہر انسان عالم ہے۔

سبق ۳۰

عکس مستوی کا بیان

عکس مستوی: کسی قضیہ کے پہلے جزء کو دوسرا اور دوسرے جزء کو پہلا کر دینا، جیسے ہر انسان جاندار ہے کا عکس مستوی ہے بعض جاندار انسان ہیں۔ عکس مستوی کے لیے دو باتیں ضروری ہیں:

(۱) صدق کا باقی رہنا، یعنی اگر پہلا قضیہ سچا ہے یا سچا مانا گیا ہے تو دوسرا جو اُس کا الٹا ہے وہ بھی سچا ہی ہو یا سچا مانا جا سکے۔

(۲) کیف کا باقی رہنا، یعنی اگر پہلا قضیہ موجبہ ہو تو دوسرا جو اُس کا الٹا ہے وہ بھی موجبہ ہو، اور اگر پہلا سالبہ ہو تو دوسرا بھی سالبہ ہو۔

- موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ جیسے ہر انسان جاندار ہے، کا عکس مستوی ہے بعض جاندار انسان ہیں۔
- موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے۔ جیسے بعض انسان جاندار ہیں کا عکس مستوی ہے بعض جاندار انسان ہیں۔
- سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ آتا ہے۔ جیسے کوئی انسان پتھر نہیں کا عکس مستوی ہے کوئی پتھر انسان نہیں۔
- سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی ہر جگہ لازمی طور سے نہیں آتا۔ جیسے بعض جاندار انسان نہیں سالبہ جزئیہ ہے اور سچا ہے، مگر اس کا عکس مستوی بعض انسان جاندار نہیں (سالبہ جزئیہ) غلط ہے۔

تمرینات

سبق(۲۵،۲۶،۲۷،۲۸،۲۹) نیچے دیے گئے جو دو قضیے یک جا لکھے گئے ہیں ان میں تناقص ہے یا نہیں اگر ہے تو کیوں ہے اور اگر نہیں ہے تو کون سی شرط مفقود ہے۔

(۱)زید کھڑا ہے زید کھڑا نہیں ہے (۲)زید کھڑا ہے عمرو کھڑا نہیں ہے(۳) زید پڑھ رہا ہے زید نہیں پڑھ رہا ہے(۴)زید مسجد میں بیٹھا ہے زید مسجد میں نہیں بیٹھا ہے۔(۵)زید مسجد میں بیٹھا ہے زید گھر میں نہیں بیٹھا ہے(۶)خالد نے دن میں لکھا ہے خالد نے دن میں نہیں لکھا ہے(۷)خالد نے دن میں لکھا ہے خالد نے رات میں نہیں لکھا ہے۔(۸)یہ شیرہ انگور شراب ہے اس وقت یہ شیرہ انگور شراب نہیں ہے اس وقت(۹)یہ شیرہ انگور شراب ہے آئندہ یہ شیرہ انگور شراب نہیں ہے اس وقت(۱۰)اگر اللہ کی نافرمانی کرو گے تو اللہ ناراض ہو جائے گا اگر اللہ کی نافرمانی کرو گے تو اللہ ناراض نہیں ہوگا(۱۱)اگر اللہ کی نافرمانی کرو گے تو اللہ ناراض ہو جائے گا اگر اللہ کی اطاعت کرو گے تو اللہ ناراض نہیں ہوگا(۱۲)یہ کھانا کافی ہے سب کیلئے یہ کھانا کافی نہیں ہے سب کیلئے(۱۳)یہ کھانا کافی نہیں ہے یعنی سب کیلئے یہ کھانا کافی ہے یعنی بعض کیلئے(۱۴)زید عمر کا باپ ہے زید عمر کا باپ نہیں ہے(۱۵)زید عمر کا باپ ہے زید بکر کا باپ نہیں ہے۔

سبق(۳۰) نیچے دیے گئے قضایا کے عکس مستوی لکھے:-

(۱)سب طلبہ محنتی ہیں (۲)چند لوگ دیندار ہیں (۳)تمام لوگ دھوکہ باز نہیں (۴)چند طلبہ محنتی نہیں(۵)ہر پھل سیب ہے(۶)ہر بھینس کالی ہے(۷)ہر گدھا بیوقوف ہے(۸)چند لوگ لمبے ہیں(۹)بعض انسان مومن ہیں بعض آم میٹھے ہیں۔

سبق (۳۱)

حجت کا بیان

حجت کی تعریف: جن تصدیقاتِ معلومہ سے تصدیقاتِ مجہولہ کو حاصل کیا جاتا ہے اُن کو حجت کہتے ہیں۔

حجت کی تین قسمیں ہیں: قیاس، استقراء اور تمثیل۔

قیاس کی تعریف: قیاس ان دو معلوم قضیوں کو کہتے ہیں جن کو مان لینے سے ایک تیسرے قضیہ کا ماننا لازم آئے۔ جیسے ''ہر انسان جاندار ہے'' پہلا قضیہ ہے، اور ''ہر جاندار جسم والا ہے'' دوسرا قضیہ ہے، اگر ان دو قضیوں کو مان لیں تو اس سے تیسری بات ماننا لازم آئے گا کہ ''ہر انسان جسم والا ہے''۔

پہلے دو قضیوں کو **قیاس** اور **مقدمہ** کہتے ہیں، اور تیسرے قضیہ کو **نتیجۂ قیاس** کہتے ہیں۔

نتیجہ کے موضوع کو **اصغر** اور محمول کو **اکبر** کہتے ہیں، قیاس کا وہ مقدمہ جس میں اصغر ہو اُس کو **صغریٰ** اور قیاس کا وہ مقدمہ جس میں اکبر ہو اُس کو **کبریٰ** کہتے ہیں، اور قیاس کا جو جزء مکرر ہو اُس کو **حدِ اوسط** کہتے ہیں۔

سبق ۳۲

قیاس کی چار شکلیں

شکل: قیاس کی وہ ہیئت ہے جو حد اوسط کے اصغر و اکبر کے پاس ہونے سے حاصل ہوتی ہے، شکلیں چار ہیں:

اگر حد اوسط صغری، کبری دونوں میں محمول ہو تو شکل ثانی ہے۔ جیسے ہر انسان جان دار ہے (صغری) اور کوئی پتھر جان نہیں (کبری) پس کوئی انسان پتھر نہیں (نتیجہ)

اور اگر حد اوسط دونوں میں موضوع ہو تو شکل ثالث ہے جیسے ہر انسان جان دار ہے (صغری) اور بعض انسان لکھنے والے ہیں (کبری) پس بعض جان دار لکھنے والے ہیں (نتیجہ)

اور اگر حد اوسط صغری میں محمول اور کبری میں موضوع ہو تو شکل اول ہے، جیسے: ہر انسان جان دار ہے (صغری) اور ہر جان دار جسم والا ہے (کبری) پس ہر انسان جسم والا ہے (نتیجہ)

اور اگر حد اوسط صغری میں موضوع اور کبری میں محمول ہو تو شکل رابع ہے جیسے ہر انسان جان دار ہے (صغری) اور بعض لکھنے والے انسان ہیں (کبری) پس بعض جان دار لکھنے والے ہیں (نتیجہ)

مقدمۂ اولیٰ		مقدمۂ ثانیہ	
صغریٰ		کبریٰ	
اصغر	حد اوسط	حد اوسط	اکبر
ہر مؤمن	اللہ کا پیارا ہے	ہر اللہ کا پیارا	جنتی ہے
نتیجہ: ہر مؤمن جنتی ہے			

مقدمۂ اولیٰ		مقدمۂ ثانیہ	
صغریٰ		کبریٰ	
اصغر	حد اوسط	اکبر	حد اوسط
ہر مؤمن	جنتی ہے	کوئی کافر	جنتی نہیں
نتیجہ: کوئی مؤمن کافر نہیں			

مقدمۂ اولیٰ		مقدمۂ ثانیہ	
صغریٰ		کبریٰ	
حد اوسط	اصغر	حد اوسط	اکبر
ہر مؤمن	اللہ کا پیارا ہے	بعض مؤمن	پیغمبر ہوتے ہیں
نتیجہ: بعض اللہ کے پیارے پیغمبر ہوتے ہیں۔			

مقدمۂ اولیٰ		مقدمۂ ثانیہ	
صغریٰ		کبریٰ	
حد اوسط	اصغر	اکبر	حد اوسط
تمام اہل بیت	مؤمن ہیں	بعض ہندوستانی	اہل بیت ہیں
نتیجہ: بعض مؤمن ہندوستانی ہیں۔			

سبق ۳۳

قیاس کی قسموں کا بیان

قیاس کی دو قسمیں ہیں: قیاسِ استثنائی اور قیاسِ اقترانی۔

قیاس استثنائی: وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ مذکور ہو، جیسے جب سورج نکلا ہوا ہو تو دن موجود ہوگا (صغری)، لیکن سورج نکلا ہوا ہے (کبری)، پس دن موجود ہے (نتیجہ)۔ (۱)

یا نقیض نتیجہ مذکور ہو۔ جیسے جب سورج نکلا ہوا ہوگا تو دن موجود ہوگا (صغری)، لیکن دن موجود نہیں ہے (کبری)، پس سورج نکلا ہوا نہیں ہے (نتیجہ)۔ (۲)

قیاس اقترانی: وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ بعینہ یا نتیجہ کی نقیض مذکور نہ ہو، اور نہ اس میں حرف ''لیکن'' ہو۔ جیسے ہر انسان جاندار ہے (صغری)، اور ہر جاندار جسم والا ہے (کبری)، پس ہر انسان جسم والا ہے (نتیجہ)۔

---

(۱) بعینہ نتیجہ کے مذکور ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نتیجہ کے موضوع ومحمول جس ترتیب سے نتیجہ میں ہیں اسی ترتیب سے قیاس میں بلا فصل موجود ہوں۔ جیسے کتاب کی پہلی مثال میں ''دن موجود ہے'' نتیجہ ہے جو صغری میں تالی بن کر موجود ہے۔ اور دوسری مثال میں ''سورج نکلا ہوا نہیں ہے'' نتیجہ ہے، اس کی نقیض ''سورج نکلا ہوا ہوگا'' صغری میں مقدم بن کر موجود ہے۔

(۲) نہ صغری میں نہ کبری میں، اور بعینہ مذکور نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ نتیجہ کے موضوع ومحمول اس ترتیب سے جس ترتیب سے وہ نتیجہ میں ہیں صغری یا کبری میں نہ ہوں، مگر نتیجہ کے موضوع ومحمول کا الگ الگ ہو کر مذکور ہونا ضروری ہے۔

تمرینات

سبق (۳۱، ۳۲، ۳۳) نیچے دیئے گئے مقدمات کو نقشہ میں ترتیب دیکر نتیجہ لکھئے۔ نقشہ بنانے کے لئے تمرین المنطق دیکھیں۔

① خدا کا ہر منکر کافر ہے اور ہر کافر دوزخی ہے۔ ② ہر طالب علم محنتی ہے اور ہر محنتی کامیاب ہے۔ ③ ہر انسان گنہگار ہے اور کوئی فرشتہ گنہ گار نہیں۔ ④ ہر انسان کاتب ہے اور کوئی پتھر کاتب نہیں۔ ⑤ ہر درخت ہرا ہے اور بعض درخت پھل دار ہیں۔ ⑥ ہر گھوڑا طاقتور ہے اور بعض گھوڑے سفید ہیں۔ ⑦ ہر انسان حیوان ہے، بعض کاتب انسان ہیں۔ ⑧ ہر مفتی عالم ہے، بعض ادیب مفتی ہیں۔
⑨ جب مہینہ پورا ہوگا تو تنخواہ ملے گی، لیکن مہینہ پورا نہیں ہوا ⑩ جب بارش ہوگی تو زمین تر ہوگی، لیکن بارش ہوئی۔

سبق ۳۴

استقراء کا بیان

استقراء: وہ قضیہ ہے جس میں بہت سے جزئیات کے احوال کو دیکھ کر تمام پر حکم لگا دیا گیا ہو۔ جیسے بچے کا ہاتھ چراغ میں جل گیا پھر لالٹین (شیشے کی قندیل) سے جل گیا تو ان جزئیات سے ذہن فیصلہ کر لیتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے، پھر وہ چراغ نہیں چھوتا۔

استقراء کی دو قسمیں ہیں: (۱) استقراء تام، (۲) استقراء ناقص۔

استقراء تام: اگر تمام جزئیات کو سامنے رکھ کر حکم لگائیں تو استقراء تام ہوگا۔ جیسے ''لفظ یا تو موضوع ہوگا یا مہمل''، یہ استقراء تام ہے۔

استقراء ناقص: چند جزئیات کو آزما کر کسی کلی فیصلہ تک خود پہنچ جانا استقراء ناقص ہے۔ جیسے بعض دوستوں اور عزیزوں سے بے وفائی دیکھی تو سمجھ لیا کہ وفاداری دنیا سے اٹھ گئی، یہ ناقص ہے۔

نوٹ: استقرائے تام یقین اور استقرائے ناقص ظن کا فائدہ دیتا ہے۔

سبق ۳۵

تمثیل کا بیان

تمثیل کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو دوسری چیز جیسا بتانا۔
اور اصطلاح میں ایک چیز کے حکم کی وجہ تلاش کرنے کے بعد اگر وہی وجہ کسی دوسری چیز میں مل جائے تو اس دوسری چیز پر بھی وہی حکم لگا دینا تمثیل کہلاتا ہے۔ جیسے: شراب حرام ہے، ہم نے اِس کی وجہ سوچی تو پتہ چلا کہ وہ نشہ ہے، پھر یہی نشہ ہمیں بھنگ میں بھی ملا تو بھنگ پر بھی ہم نے شراب کا حکم لگا دیا، اور یوں کہا کہ بھنگ شراب جیسی ہے۔ یہ تمثیل ہے
تمثیل میں چار چیزیں ہوتی ہیں: اصل، فرع، علت اور حکم۔
بھنگ بھی نشہ آور ہونے کی وجہ سے شراب کی طرح حرام ہے، اس مثال میں شراب اصل، بھنگ فرع، نشہ آور ہونا علت، اور حرام ہونا حکم ہے۔
تمثیل کا حکم: تمثیل سے بھی یقین کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے کہ مقیس علیہ میں سے جو علت نکالی گئی ہے ممکن ہے وہ اُس حکم کی علت نہ ہو۔

سبق ۳۶

مادۂ قیاس کا بیان

مادۂ قیاس: مقدمات قیاس کے مضامین ومعانی ہیں جو کبھی یقینی ہوتے ہیں اور کبھی ظنی وغیرہ۔قیاس کی مادہ کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں: قیاسِ بُرہانی، قیاس جدلی، قیاس خطابی، قیاس شعری اور قیاس سفسطی اوران کو صِناعاتِ خمسہ بھی کہتے ہیں۔

قیاس برہانی: وہ قیاس ہے جو مقدماتِ یقینیہ سے بنے خواہ وہ مقدمات بدیہی ہوں یا نظری۔جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (صغری)، اوراللہ تعالیٰ کا ہر رسول واجب الاطاعت ہے(کبری)،پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجب الاطاعت ہیں (نتیجہ)۔

قیاس برہانی کی دو قسمیں ہیں: برہانِ لِمّی اور برہانِ انّی۔ان کا دوسرا نام دلیل لمی اور دلیل انی بھی ہے۔

برہان لمی: کسی علت کے وجود سے معلول کے وجود کو سمجھنا۔جیسے وجودِ نار سے وجودِ حرارت کو،اور وجودِ برف سے وجودِ برودت کو سمجھنا۔

برہان انی: علامات کے ذریعہ کسی چیز کے وجود کو سمجھنا۔جیسے کسی کے رونے سے اس کے غمزدہ ہونے کو،اور دھویں سے آگ کو سمجھنا۔

سبق ٣٧

قیاس کے باقی اقسام

٢۔قیاس جدلی: وہ قیاس ہے جو مقدمات مشہورہ سے یا کسی فریق کے مانے ہوئے مقدمات سے بنے، خواہ وہ مقدمات صحیح ہوں یا غلط جیسے: ہندوؤں کا یہ کہنا کہ جانور ذبح کرنا برا ہے (صغری) اور ہر برا کام واجب الترک ہے (کبری) پس جانور کا ذبح کرنا واجب الترک ہے (نتیجہ)

٣۔قیاس خطابی: وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے بنے جن کے بارے میں غالب گمان ہونے کا ہو۔ جیسے: کھیتی نفع بخش چیز ہے (صغری) اور ہر نفع بخش چیز اختیار کرنے کے قابل ہے (کبری) پس کھیتی کرنا اختیار کرنے کے قابل ہے (نتیجہ)۔

٤۔قیاس شعری: وہ قیاس ہے جو ایسے مقدمات سے بنے جو محض خیالی ہوں خواہ واقع میں سچے ہوں یا جھوٹے۔ جیسے: زید چاند ہے (صغری) اور ہر چاند روشن ہے (کبری) پس زید روشن ہے۔

٥۔قیاس سفسطی: وہ قیاس ہے جو وہمی اور جھوٹے مقدمات سے بنے۔ جیسے: ہر موجود چیز اشارہ کے قابل ہے (صغری) اور جو اشارہ کے قابل ہے جسم والا ہے (کبری) پس ہر موجود جسم والا ہے (نتیجہ)۔

سبق ﴿٣٨﴾

یقینی مقدمات کی چھ قسمیں

اولیات: وہ قضایا ہیں کہ صرف موضوع ومحمول کے ذہن میں آنے سے عقل اُن کو تسلیم کرلے، دلیل کی بالکل ضرورت نہ ہو۔ جیسے کل جزءسے بڑا ہوتا ہے۔

فطریات: وہ قضایا ہیں کہ جب وہ ذہن میں آئیں تو اُن کی دلیل ذہن سے غائب نہ ہو۔ جیسے چار جفت ہے، اور تین طاق ہے۔

حدسیات: وہ قضایا ہیں جن کی طرف ذہن ایک دم پہنچ جائے، صغری کبری ترتیب دینے کی ضرورت نہ پڑے۔ جیسے فن نحو کے ماہر سے پوچھا جائے کہ مَساجِدُ کیا ہے تو وہ فوراً کہے گا جمع منتہی الجموع ہے۔

مشاہدات: وہ قضایا ہیں جو حواس خمسہ ظاہرہ یا حواسِّ خمسہ باطنہ سے جانے گئے ہوں۔ جیسے سورج روشن ہے، یہ آنکھ کے ذریعہ معلوم کیا گیا اور ہمیں بھوک پیاس لگتی ہے، یہ حواسِّ باطنی کے ذریعہ حکم لگایا گیا ہے۔

تجربیات: وہ قضایا ہیں جو بار بار کے تجربہ سے معلوم ہوئے ہوں جیسے: گل بنفشہ (یہ جڑی بوٹی) زکام کے لیے نافع ہے۔

متواترات: وہ قضایا ہیں جو لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کے ذریعہ معلوم ہوئے ہوں جن کا جھوٹ پر اتفاق کرلینا عقل باور نہ کرے۔ جیسے قرآن کریم اللہ پاک کا کلام ہے۔

تمرینات

سبق (۳۴) نیچے دیے گئے قضایا میں استقراء کی قسمیں بتایئے:

(۱) کسی کھیرے کو کڑوا پا کر تمام کھیروں پر کڑوا ہونے کا حکم لگانا (۲) کسی عالم کو نامناسب کام کرتا ہوا دیکھ کر سارے عالموں پر نامناسب کام کرنے کا حکم لگانا (۳) آم کے ڈھیر میں کسی آم کو خراب پا کر تمام آموں پر خراب ہونے کا حکم لگانا (۴) تمام کلمات کو دیکھنے کے بعد پتہ چلا کہ کلمہ کی تین قسمیں ہیں (۵) تمام مرفوعات کو دیکھنے کے بعد پتہ چلا کہ مرفوعات کی آٹھ قسمیں ہیں (۶) تمام توابع کو دیکھنے کے بعد پتہ چلا کہ توابع کی پانچ قسمیں ہیں۔

سبق (۳۵) نیچے دیے گئے قضایا میں تمثیل کی چار چیزوں کی نشاندہی کیجیے:

(۱) گھوڑا بھی بیل کی طرح بھاری چیزیں اٹھا سکتا ہے طاقتور ہونے کی وجہ سے۔ (۲) خالد بھی زید کی طرح انعام کا مستحق ہے کیوں کہ وہ بھی محنتی ہے۔ (۳) شاہد بھی نبیل کی طرح سزا کا مستحق ہے کیوں کہ اس نے بھی شرارت کی ہے۔ (۴) سیب بھی انار کی طرح کھانے کے قابل ہے کیونکہ وہ بھی مقوی قلب ہے۔

سبق (۳۶،۳۷) نیچے دیے گئے قضایا میں قیاس کی پانچ قسمیں بتایئے:

(۱) یہ آگ ہے ہر آگ گرم ہوتی ہے (۲) یہ شراب ہے اور ہر شراب واجب الاحتراز ہے (۳) یہ والدین ہیں اور ہر والدین ادب کے قابل ہیں۔ (۴) وہ بیمار

ہے اور بیمار کے قریب بیٹھنے سے بیماری آتی ہے (۵) تجارت میں نفع ہے اور نفع والی چیز اختیار کرنا چاہیے (٦) آسمان میں ابر ہے اور جب آسمان میں ابر ہوتا ہے تو بارش ہوتی ہے۔(۷) ندیم موتی ہے اور ہر موتی چمکدار ہوتا ہے (۸) شاہد سونا ہے اور ہر سونا پیلا ہوتا ہے (۹) زید شیر ہے اور ہر شیر کے پنجے ہوتے ہیں۔(۱۰) شیر کی تصویر دیکھ کر کہا جائے کہ یہ شیر ہے اور ہر شیر دھاڑنے والا ہے۔

سبق (۳۸) نیچے دیے گئے یقینی مقدمات کی چھ قسمیں بتائیے۔

(۱) بچہ جوان سے چھوٹا ہوتا ہے (۲) ہاتھی چونٹی سے بڑا ہوتا ہے (۳) چار جفت ہے (۴) تین طاق ہے (۵) ملّاح کا ہوا کا رخ دیکھ کر کہنا کہ اب طوفان آئے گا (٦) بچوں کی تیزی دیکھ کر اُن کے مستقبل کا رخ معلوم کرنا (۷) بادام دماغ کو تیز کرتا ہے (۸) انجیر سے خون بنتا ہے (۹) قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے (۱۰) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔(۱۱) سیب لال ہے (۱۲) انگور کھٹے ہیں۔